

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس بارے میں کہ قسطوں پر کاروبار کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟



## الجواب باسم الملهم الصواب

قسطوں پر کاروبار کرنا مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ شرعاً جائز ہے:

- (1) عاقدین (معاملہ کرنے والے) مجلس عقد میں نقد یا ادھار میں سے کسی ایک صورت کو طے کر کے اسکی قیمت حتمی طور پر طے کر لیں۔ (2) قسطوں کی تعداد، ادائیگی کی مدت اور ہر قسط پر دی جانے والی رقم مقرر کر لی جائے۔ (3) مقررہ وقت سے پہلے اقساط کی ادائیگی کی صورت میں قیمت میں کمی کی شرط اور تاخیر کی صورت میں زیادتی اور جرمانہ کی شرط نہ لگائی جائے۔ چنانچہ امام ترمذی فرماتے ہیں:

عن أبي هريرة قال: «نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين في بيعة» --- «حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح» والعمل على هذا عند أهل العلم، وقد فسر بعض أهل العلم: بيعتين في بيعة أن يقول: أبيعك هذا الثوب بنقد بعشرة، وبنسيئة بعشرين، ولا يفارقه على أحد البيعين، فإذا فارقته على أحدهما فلا بأس إذا كانت العقدة على أحد منها " سنن الترمذي (525/3)

اور صاحب بحوث فرماتے ہیں:

اما الائمة الاربعة و جمهور الفقهاء والماذنين فقد اجازوا البيع المؤجل باكثر من سعر النقد بشرط ان يبت العاقدان بانه بيع مؤجل باجل معلوم بمن معلوم متفق عليه عند العقد۔ (البحوث القضايا الفقهية ص 7)

علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

الا ترى أن الثمن قد يزداد لمكان الأجل فكان له شبهة أن يقابله شيء من الثمن۔ (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/224) كذا في "الهداية في شرح بداية المبتدي (3/58) (الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المختار) (5/142)



سیف الکریم شانگلوی

الجواب صحیح

من الدین

۱۱/۱۱/۱۴۳۷ھ

۲۰/۱۶/۸/۲۱

الجواب صحیح

من الدین

۱۰ ذی القعدة ۱۴۳۷ھ

من الدین

الجواب صحیح

من الدین

۱۱/۱۱/۱۴۳۷ھ

۲۰/۱۶/۸/۲۱

الجواب صحیح

من الدین

۱۰ ذی القعدة ۱۴۳۷ھ

مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۰ ذی القعدة ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

من الدین

۱۰ ذی القعدة ۱۴۳۷ھ

من الدین

۱۰ ذی القعدة ۱۴۳۷ھ

کسی چیز کی خریداری کے وقت ہی اس چیز کی کل قیمت تاجر اور خریدار درمیان  
 باہمی رضامندی سے طے کر کے اسکی قسطیں بھی طے کر لینی ضروری ہیں،  
 جب اس طرح قیمت اور قسطیں طے ہو گئیں، تو اس کے بعد اس  
 قیمت میں بھی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اگر خریدار اپنے رقم دیدے تو اسکی  
 قیمت میں کمی ~~ہو~~ نہیں، اور اگر ادائیگی میں دیر کرے تو قیمت میں  
 اضافہ جائز نہیں، نیز یہ بھی جائز نہیں ہے کہ خریداری کے وقت  
 قسطیں متعین نہ کی جائیں، بلکہ معاملے کو اس طرح چھوڑ دیا  
 جائے کہ اگر چھ ماہ میں ادائیگی کی تو قیمت اتنی ہوگی، اور  
 چھ ماہ کے زیادہ میں کی تو قیمت اتنی زیادہ ہوگی۔ یہ طریقہ  
 خیر لکھا جائز نہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم

منہ

محرم ثانی ۱۴۳۵ھ

۶-۹-۱۳۹۲



22 مئی، 2018

بخدمت جناب مولانا مفتی عثمانی صاحب  
دارالعلوم کراچی  
استاذ و مدرس

سوال :- حضرت مجھ آپ سے انسٹاگرام پر مکالمہ کے حوالے سے فتویٰ  
دیا گیا ہے۔ میرا کہہ مانی اس حوالے سے میری رائے یہ تھی کہ اگر ہماری  
شرعی حیثیت اسلامی میں انسٹاگرام پر یعنی ویسٹوں کا مکالمہ جائز ہے یا نہیں؟ اور  
اگر جائز ہے تو اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

اشتم  
عربی منتقل

۶۵ - بابی پبلشرز انڈسٹری  
۸۹-۹۰، سال انڈسٹری اسٹریٹ  
کوسٹال ہاؤس

0321-7429101



# دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان۔

کمپیوٹر نمبر: 14,868/18 [daruliftajamianaeeemia@gmail.com](mailto:daruliftajamianaeeemia@gmail.com) تاریخ: 17/03/18

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قسطوں پر اشیاء کی خرید و فروخت مثلاً واشنگ مشین، موبائل فون، اسٹری، موٹر سائیکل وغیرہ وغیرہ جو ہمارے ملک میں مروج ہے جائز ہے یا نہیں؟ اس حوالہ سے شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

صورت مسئلہ میں رقم کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے چیز کی قیمت بڑھا کر فروخت کرنا جائز ہے۔ مثلاً ایک چیز ہزار کی نقد اور تیرہ سو کی ادھار ہے تو ایسا معاملہ شرعاً جائز ہے سو نہیں۔ جیسا کہ فتح القدیر میں ہے، ”کون الثمن علی تقدیر النقد الفاء علی تقدیر النسیئة الفین لیس فی معنی الربا“ (فتح القدیر، ج: ۶، ص: ۸۱) البتہ کسی قسط کے شارٹ ہونے پر جرمانہ نہ لیا جائے۔۔۔۔۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: (مفتی) محمد عمران خفی غفرلہ  
۲۸ جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ بمطابق ۱۷ مارچ ۲۰۱۸ء

